محافل کا چندہ مسجد اور مسجد کا چندہ محافل میں استعمال کرنا



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1)مسجد کی انتظامیہ محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور دیگر محافل کے لیے جو چندہ اکٹھا کرتی ہے، اس میں سے محفل کے اخراجات کے بعد جو چندہ بچ جائے اسے مسجد کے پیسوں میں جمع کر سکتی ہے یا نہیں؟

(2)اگر محفل کے لیے جمع کیا گیا چندہ کم پڑ جائے، تو کیا مسجد کے پیسوں سے اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ ہمارے ہاں عام طور پر محافل کے لیے الگ سے چندہ کیا جاتا ہے، مسجد کے چندے سے محافل نہیں کی جاتیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1)اس باقی ماندہ (یعنی باقی بچے ہوئے)چندے کو اس طرح مُطلقاً مسجد کے پیسوں میں جمع کرنا، جائز نہیں، بلکہ اس طرح کے چندے میں کچھ تفصیل ہوتی ہے، جو درج ذیل ہے کہ اولاً جن لوگوں نے یہ چندہ دیا تھا، ان کو حصۂ رسد کے مطابق واپس کرنا فرض ہے یا وہ جس کام میں کہیں اس میں لگا دیا جائے، اُن کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کام میں استعمال کرنا حرام ہے اور اگر وہ فوت ہو چکے ہوں، تو ان کے ورثا کو واپس کیا جائے اور اگر چندہ دینے والوں کا علم نہ ہو یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس سے کتنا لیا تھا، تو جس کام کے لیے چندہ لیا تھا، اسی طرح کے دوسرے کام میں استعمال کریں اور اگر اس طرح کا دوسرا کام نہ ملے، تو کسی فقیر کو دے دیا جائے یا مسجد و مدرسہ میں خرچ کر دیا جائے۔

حصۂ رَسد سے مراد یہ ہے کہ مثلاً: 8 افراد نے 100 ، 100 روپے اور 4 افراد نے 50، 50 روپے چندہ

دیا، اب اس 1000 روپے میں سے 600 روپے استعمال ہوگئے اور 400 بچ گئے، تو 100 روپے دینے والوں میں سے ہر ایک کو 40 روپے اور 50 روپے دینے والوں میں سے ہر ایک کو 20 روپے واپس کرنے ہونگے۔

اس صورت حال سے بچنے کا آسان حل یہ ہے کہ محفل کے لیے چندہ کرتے ہوئے لوگوں سے اس طرح اجازت لے لی جائے کہ محفل سے جو پیسے باقی بچ جائیں گے، وہ ہم مسجد کے چندے میں شامل کرلیں گے۔ اگر چندہ دینے والے اس کی اجازت دے دیتے ہیں، تو پھر باقی رہ جانے والی رقم کو آپ مسجد کے چندہ میں شامل کر سکتے ہیں کہ ایک کام کے لیے دیئے ہوئے مال میں سے باقی بچ جانے والے مال کو کسی دوسرے کام میں صَرف (خرچ) کرنے کا وکیل بنانا، جائز و درست ہے۔

ہاں اگرچہ صراحۃً باقی بچ جانے والے چندے کو دوسرے کام میں صرف کرنے کا تذکرہ نہیں لیکن چونکہ سوال میں مذکور کام مختلف مہینوں میں ہونگے، تو دلالۃً یہی سمجھ آتا ہے کہ ہر پہلے کام سے بچ جانے والی رقم دوسرے کام میں صَرف (یعنی خرچ) ہوگی اور یہاں اس کی اجازت دی گئی ہے۔

(2) پوچھی گئی صورت میں مسجد کا چندہ محفل کے لیے استعمال کرنا، جائز نہیں کہ اس صورت میں جو چندہ مسجد کے لیے جمع کیا گیا ہے، وہ صرف مسجد کی ضروریات و مصالح پر ہی خرچ ہو سکتا ہے، کسی دوسرے کام محفل وغیرہ میں خرچ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

18 جمادی الاولی 1438ھ / 16 فروری 2017ء